683

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،26۔اگست2013

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات توانائی و بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب 2013 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب 2013 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2013)، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب 2013 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان 2013 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان 2013 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2013)، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان 2013 منظور کیا جائے۔

685

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چوتھا اجلاس

سوموار، 26-اگست 2013

(یوم الاثنین، 18-شوال المکرم 1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 2 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

سورة آل عِمرَان آیات 31تا32

(اے پیغمبرؐ لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (31) کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا (32)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

شہر طیبہ تیرے بازار مہکتے ہوں گے
تیری گلیوں سے جو سرکار ﷺ گزرتے ہوں گے
مُسکرا کر وہ ﷺ کبھی بات جو کرتے ہوں گے
خُوشبوئیں پھیلتی اور رنگ بِکھرتے ہوں گے
دِن کو سُورج بھی اُنہیں ﷺ ڈھونڈتا پھرتا ہو گا
رات کو چاند ستارے بھی مچلتے ہوں گے
جا کے جبریل نے پھر نظر اُتاری ہو گی
اُن ﷺ کے کاندھوں پہ جو حسنینؓ چمکتے ہوں گے
اُن ﷺ کے آنے میں کبھی دیر جو ہوتی ہو گی
اُن ﷺ کے معمول کے رَستے تو تڑپتے ہوں گے

سوالات

(محکمہ جات توانائی و بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات توانائی و بہبود آبادی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کی طرف سے ہے لیکن محترمہ ذکیہ شاہنواز صاحبہ چونکہ ملک سے باہر ہیں لہذا جب اس محکمہ کی اگلی دفعہ باری آئے گی تو پھر اسے take up کریں گے تب تک کے لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میرا سوال نمبر 697 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں کے PC-I کی تیاری و دیگر تفصیلات

*697: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر توانائی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں بجلی پیدا کرنے کے کن کن منصوبوں کا PC-I تیار ہو چکا ہے ان سے ہر منصوبہ سے کتنی کتنی بجلی حاصل ہو گی؟

(ب) یہ منصوبے کب تک مکمل ہوں گے؟

(ج) ان منصوبوں سے حاصل کردہ بجلی کس ریٹ پر عوام کو فراہم کی جائے گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان):

(الف) حکومت پنجاب نے ایشیائی ترقیاتی بنک (ADB) کے تعاون سے بجلی بنانے کے چار منصوبے تیار کئے ہیں جن کے PC-Is منظور ہو چکے ہیں اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1. مرالہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ۔UCC نزد مرالہ بیراج ضلع سیالکوٹ، اس کی استعداد 7.64 میگاواٹ، بجلی کی سالانہ پیداواری گنجائش اوسطاً 43.37 ملین یونٹ ہے۔
2. پاکپتن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ۔ پاکپتن کینال نزد کمہاری والا۔ اس کی استعداد 2.82 میگاواٹ جبکہ بجلی کی سالانہ پیداواری گنجائش اوسطاً 21.89 ملین یونٹ ہے۔

3. چیانوالی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ۔UCC ضلع گوجرانوالہ، اس کی استعداد 5.38 میگاواٹ جبکہ بجلی کی سالانہ پیداواری گنجائش اوسطاً 24.41 ملین یونٹ ہے۔
4. ڈیگ آؤٹ فال ہائیڈرو پاور پراجیکٹ۔UCC نزد ضلع شیخوپورہ، اس کی استعداد 4.04 میگاواٹ، جبکہ بجلی کی سالانہ پیداواری گنجائش اوسطاً 27.65 ملین یونٹ ہے۔
5. حکومت پنجاب اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں 2.5 میگاواٹ کا سولر پراجیکٹ لگا رہی ہے جس کی بجلی یونیورسٹی خود استعمال کرے گی۔
6. حکومت پنجاب 1.5 کلوواٹ کے 50 سولر پراجیکٹ سرکاری دفاتر میں لگا رہی ہے تاکہ عوام کو شمسی بجلی سے آگاہی ہو سکے۔
7. حکومت نے 2,10,000 سولر سسٹم طلباء کو مہیا کئے اور اس مد میں ایک ارب روپیہ موجودہ سال کے لئے بھی مختص کر دیا گیا ہے۔

(ب)

1۔ مرالہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کی تکمیل November, 2014 تک متوقع ہے۔
2۔ پاکپتن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کی تکمیل October, 2014 تک متوقع ہے۔
3۔ چیانوالی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کی تکمیل February, 2016 تک متوقع ہے۔
4۔ ڈیگ آؤٹ فال ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کی تکمیل August, 2015 تک متوقع ہے۔
5۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سولر پراجیکٹ کی تکمیل دسمبر 2014 تک متوقع ہے۔
6۔ دفاتر میں سولر پراجیکٹ رواں سال میں لگ جائیں گے۔

(ج) مندرجہ بالا منصوبہ جات سے پیدا ہونے والی بجلی کے ریٹس کا تعین حکومت پنجاب کی ذمہ داری نہ ہے۔ اس کے تعین کا اختیار صرف وفاقی حکومت کے ادارہ (NEPRA) کے پاس ہے کیونکہ پیدا ہونے والی بجلی نیشنل گریڈ کے ذریعے عوام کو فراہم کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (ج) میں انہوں نے کہا ہے کہ NEPRA بجلی کے ریٹ کا تعین کرتا ہے لیکن جب بجلی کے منصوبے پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے لگ رہے ہیں جن پر funding بھی پنجاب گورنمنٹ کر رہی ہے تو پھر قیمت کے تعین کا مکمل اختیار NEPRA کو دینا انصاف نہیں ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت اس قسم کا کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ بجلی کی قیمت کا تعین بھی پنجاب حکومت ہی کرے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جہاں تک بجلی کے نرخ تعین کرنے کا سوال ہے تو NEPRA ہی واحد ادارہ ہے جو بجلی کے rates کا تعین کرتا ہے۔ پاکستان میں کہیں بھی بجلی کا کوئی منصوبہ لگایا جائے گا تو اُن کو tariff کے لئے NEPRA کے پاس ہی جانا پڑے گا اور وہی determine کرتا ہے کہ کیا tariff ہو گا؟ بجلی NTDC کو بیچی جاتی ہے جبکہ consumer کو directly کوئی بجلی نہیں بیچی جاتی کیونکہ distribution company کے ذریعے بجلی دی جاتی ہے اور اس کا ریٹ بھی NEPRA ہی تعین کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ اگلا ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پنجاب کے اندر بھی نہروں کا network ہے اور کئی جگہوں پر پانی کی جھال بنتی ہے جس سے چھوٹے پیمانے پر بجلی پیدا کرنے کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔ کیا محکمہ نے ایسا کوئی سروے کرایا ہے کہ پنجاب کی بڑی نہریں جہاں جہاں جھال بنتی ہے وہاں بجلی پیدا کرنے کے لئے hydro power plants لگائے جا سکیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! چار hydro power projects کا ذکر جواب میں کیا گیا ہے جن پر کام شروع ہے اور یہ projects نہروں پر لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اکتالیس sites ایسی ہیں جو identify ہو چکی ہیں جن کے لئے interested parties نے LOIs بھی لئے ہیں جو وہاں projects لگانا چاہتی ہیں اس لئے ہم نہروں کے اوپر بھی small hydro projects لگانے کا ارادہ بالکل رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ حالیہ سیلاب میں ایک اندازے کے مطابق 80 ملین کیوبک فٹ پانی down stream سمندر میں اب تک جا چکا ہے جو ضائع ہو گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کام کرنے کا وقت تو بہت پہلے تھا لیکن اب وقت ہے کیونکہ صوبے میں بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے اور مرکز میں بھی ان کی حکومت ہے۔ کالا باغ ڈیم کا منصوبہ جس کو redundant کر دیا گیا جس کی feasibility پر اربوں روپیہ پہلے بھی خرچ ہو چکا ہے۔ کل مجھے وفاقی وزیر منصوبہ بندی کا بیان پڑھ کر بہت افسوس ہوا جنہوں نے کہا کہ اس سے قومی یکجہتی میں نقصان ہو گا۔

اس منصوبے کے حوالے سے ٹیکنوکریٹس کی مسلسل رائے ہے کہ یہ ایک feasible منصوبہ ہے جس کی تیاری کے لئے feasibility studies ہوئیں اور اس پر اربوں روپیہ خرچ ہوا۔ ظاہر ہے جب feasibility study بن رہی تھی تو یہ ساری چیزیں اس وقت کے لوگوں کے پیش نظر تھیں۔ اس وقت اس کو feasible قرار دیا گیا، اس پر اتنا زیادہ پیسا خرچ ہوا، وہاں پر سٹاف کے لئے کالونی بن گئی اور مشینری پہنچ گئی لیکن اس کے بعد یہ منصوبہ politicize ہو گیا جس کے نتیجہ میں اس کی تعمیر نہ ہو سکی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں جن صوبوں کے تحفظات ہیں ان کو دُور کرنے کے لئے قومی سطح پر ایک کوشش ہمیں از سر نو کرنی چاہئے اور ٹیکنوکریٹس کو بھی اس میں شامل کرنا چاہئے۔ اسی طرح صوبہ سندھ یا صوبہ خیبر پختونخواہ کے جو تحفظات ہیں ہمیں ان کو بھی take up کرنا چاہئے اور محنت کرنی چاہئے کیونکہ یہی وہ بڑا منصوبہ ہے جو feasible ہے۔ آپ بھاشا ڈیم بنانا چاہتے ہیں جس کو تعمیر ہونے میں بہت دیر لگے گی لیکن سب سے پہلے کالا باغ ڈیم ہی بن سکتا ہے۔ سیلاب کا پانی جو down stream گیا ہے اس میں سے کالا باغ ڈیم کی capacity 60 ملین کیوبک فٹ ہے یعنی یہ پانی کالا باغ ڈیم میں رُک جاتا تو اتنا بڑا نقصان نہ ہوتا کیونکہ پنجاب کے اندر جنوبی پنجاب اور سندھ اس وقت سیلاب کی مار پر ہیں جس سے بے شمار نقصان ہو رہا ہے اور انسانی جانیں بھی ضائع ہو گئی ہیں۔ یہ بڑی بے وقوفی اس حوالے سے بھی ہے کیونکہ باہر کی دنیا دیکھتی ہے کہ پاکستان کتنا پانی down stream ضائع کر دیتا ہے۔ میں وزیر موصوف سے کہوں گا کہ کیا حکومت پنجاب یہ سفارش وفاقی حکومت کو کرنے کے لئے تیار ہے کہ کالا باغ ڈیم کے لئے از سر نو قومی اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے محنت کی جائے جس میں ہم پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے اچھی بات کی ہے۔ منسٹر صاحب! وہ جو فرما رہے ہیں اس کا جواب دیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! کالا باغ ڈیم کے حوالے سے although یہ سوال میری منسٹری سے relate نہیں کرتا لیکن کالا باغ ڈیم کے حوالے سے معزز ممبر نے کہا کہ یہ feasible project ہے جس میں کوئی شک نہیں کہ It is a feasible project مگر create consensus کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، چاروں صوبوں کا اتفاق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جب تک چاروں صوبوں کی رائے اس کے حق میں نہیں ہو گی تب تک اس کی تعمیر سے نقصان زیادہ ہو گا اور فائدہ کم ہو گا لیکن ملک

کی یکجہتی کے لئے یہ ضروری ہے۔ جہاں تک آپ نے کہا کہ اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے تو آپ initiative لیں ہم انشاء اللہ آپ کے ساتھ ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: انہوں نے تو initiative لے لیا ہے بلکہ آپ کو کہہ دیا ہے کہ ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ہم ان کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: وہ فرما رہے ہیں کہ ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ آپ اُن سے اور کیا چاہتے ہیں؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی ضمنی سوال پوچھ لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جز (ج) کے اندر منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ بجلی کے rates کا تعین NEPRA کرتی ہے لیکن جز (الف) کے پوائنٹ نمبر 5 میں کہا گیا ہے کہ حکومت پنجاب اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں 2.5 میگاواٹ کا solar project لگا رہی ہے جس کو utilize بھی وہ خود ہی کرے گی لیکن یہ NEPRA یا نیشنل گرڈ میں کیوں نہیں جا رہا کیونکہ اس میں بھی حکومت کے ہی پیسے لگنے ہیں۔ باقی تمام hydro projects نیشنل گرڈ میں جا رہے ہیں لیکن یونیورسٹی کی اگر 2.5 میگاواٹ utilization نہیں ہے اور وہ نیشنل گرڈ میں جائے تو ہو سکتا ہے کہ اس کے آس پاس کے دیہات اور علاقے بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر: وہ solar project ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! بہاولپور یونیورسٹی کے اندر یہ solar project لگایا جا رہا ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ نیشنل گرڈ میں کیوں نہیں دیا جا رہا تو captive power لگانے کی اجازت ہے۔ پاکستان اور پنجاب میں بہت ساری انڈسٹریاں ایسی ہیں جو captive power صرف اپنی consumption کے لئے produce کرتی ہیں اور نیشنل گرڈ میں نہیں دیتیں جس کی اجازت ہے۔ اس کا tariff بھی اس لئے determine نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ خود consume کرتی ہیں۔ بہاولپور یونیورسٹی کے اندر 2.5 میگاواٹ کا solar project لگایا جا رہا ہے اور اس وقت وہ MEPCO سے دو میگاواٹ بجلی لیتے ہیں۔ جب ان کا اپنا solar project لگ جائے گا تو بجلی کی بچت ہو گی اور یہ دو میگاواٹ بجلی نیشنل گرڈ میں for other consumers to utilize available ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال بہبود آبادی سے متعلقہ ہے۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میں بھی ایک ضمنی سوال کرنے کی اجازت مانگتا ہوں۔

جناب سپیکر: چونکہ آج سوال تھوڑے ہیں اس لئے آپ کو بھی اجازت ہے۔ جی، ضمنی سوال کریں۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میری وزیر موصوف سے درخواست ہے کہ کیا وہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ انہوں نے جن منصوبہ جات کا تذکرہ جواب میں کیا ہے، کیا یہ بجلی کے shortfall کو meet کرنے کے لئے کافی ہیں یا اُن کی منصوبہ بندی اس سے ہٹ کر بھی کچھ ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یقیناً سردار صاحب کو یہ پتا ہوگا کہ ان چھوٹے چھوٹے منصوبوں سے پنجاب کے shortfall کو پورا نہیں کیا جا سکتا and for that we need larger projects جن کے اوپر کام کیا جا رہا ہے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ coal fair projects جو آ رہے ہیں ان سے انشاء اللہ یہ shortfall پورا کر لیا جائے گا۔

محترمہ ارم حسن باجوہ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں چونکہ آج سوال کم ہیں اس لئے میں آپ کو موقع دے رہا ہوں۔

محترمہ ارم حسن باجوہ: جناب سپیکر! ہمارے ملک میں جیسے ہر سال بارشیں ہوتی ہیں تو اگر ہم دوسرے ممالک جن میں ملائشیا اور بنگلہ دیش وغیرہ ہیں کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں تو انہیں بھی اس کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کے پاس پانی کو سٹور کرنے کا طریق کار ہے جس کے لئے انہوں نے tunnels بنائی ہوئی ہیں تو کیا ہماری حکومت پانی کے storage کو look after کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ وہ اس پانی کو safe کرنے اور زرعی ضروریات پورا کرنے کے لئے آنے والے وقت میں استعمال کیا جا سکے تاکہ خشک سالی کا بھی مقابلہ کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ Irrigation سے related سوال ہے but اس کے اندر small dams بنائے جا رہے ہیں جن سے ضائع ہونے والے پانی کو ذخیرہ کیا جا سکے گا جبکہ پنجاب حکومت نے پچھلے سال بھی اور اس سال بھی اس کے لئے پیسے رکھے ہیں اور انشاء اللہ زیادہ reservoirs create کئے جائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ precedent میرے لئے بھی رکھیں گے؟

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا کیونکہ آج سوال ایک ہی ہے لہذا اس پر اگر زیادہ ضمنی سوال بھی کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم یہاں پر کسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! شوگر ملوں سے بھی حکومت بجلی لے رہی ہے جیسے رحیم یار خان میں "حمزہ شوگر ملز" نے اپنی تحصیل میں قریبی علاقوں میں بجلی دی ہے اور اسی طرح پنجاب میں کافی شوگر ملز ہیں تو اگر آپ ان کے ساتھ contract کر رہے ہیں تو کیا یہ فائدہ مند ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / توانائی (جناب شیر علی خان): شوگر ملوں کے اوپر جو bagasse based energy ہے اس کو بنانے کا ہم بالکل ارادہ رکھتے ہیں اور ہم پنجاب کی تمام 48 شوگر ملوں کو encourage کر رہے ہیں کہ وہ اپنی capacity بڑھائیں اور grid connectivity بھی ہم دے رہے ہیں تاکہ وہ بجلی گرڈ کے اندر جو اپنی کھپت سے زیادہ produce کریں گے وہ ہم خریدنے کے قابل ہو جائیں۔

جناب سپیکر: یہ جناب فیضان خالد ورک صاحب کا سوال نمبر 3 ہے جس کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ جس طرح سے ہم نے پہلے ایک سوال کو pending کیا ہے تو اگلا سیشن جب آئے گا تو ہم اس وقت اسے take up کر لیں گے کیونکہ منسٹر صاحبہ ملک سے باہر ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! pending تو کر دیں لیکن اس کا جواب تو ابھی نہیں آیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس حوالے سے محکمہ جات کو direction دیں کہ وہ بروقت جواب دیا کریں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں نے انہیں تین ماہ کا وقت دیا ہوا ہے۔ اگر اسے تین ماہ ہو گئے ہیں تو پھر ہم اس کا notice ضرور لیں گے اور اگر تین سے پہلے کا ہے تو پھر خاموشی اختیار کریں۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں۔ جناب جاوید اختر کا توجہ دلاؤ نوٹس 132 ہے جو کہ 22۔اگست 2013 کو pending ہوا

تھا۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا سے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 134 ہے جو کہ سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔

لاہور: تین کروڑ روپے مالیت کے سونے کی ڈکیتی و تاجر کے قتل کی تفصیلات

سردار وقاص حسن موکل: شکریہ۔ جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بحوالہ روزنامہ " نئی بات" لاہور مورخہ 20-8-2013 کیا یہ درست ہے کہ گوالمنڈی لاہور کے علاقے سے پانچ کار سوار ڈاکوؤں نے رنگ محل کے ایک سنار اور اس کے ساتھی کو اغواء کیا اور مناواں کے علاقے میں لے گئے جہاں ان سے تین کروڑ روپے مالیت کا سونا لوٹ لیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مزاحمت پر ایک معنوی کو قتل اور دوسرے کو شدید زخمی کر کے ڈاکو فرار ہو گئے؟

(ج) مذکورہ بالا واقعہ کا مقدمہ کہاں درج ہوا اور ڈاکوؤں کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی ہے، ایوان کو تازہ ترین صورتحال سے مطلع کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس توجہ دلاؤ نوٹس کے جواب کا تھوڑا سا حصہ اس لئے پڑھنا چاہوں گا کہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران کو بھی اس بات کا اندازہ ہو کہ اس طرح کے جرائم کو روکنے کے لئے نہ صرف ملزمان کے خلاف قانون حرکت میں آئے بلکہ لوگوں کو اس بات کا بھی تھوڑا بہت احساس ہونا چاہئے کہ وہ ایسے عمل میں داخل نہ ہوں کہ جس میں بالکل venerability بہت زیادہ ہو۔ اس ایف آئی آر کے مدعی خود یہ بات تحریر کروا رہے ہیں کہ میں خالص سونے کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتا ہوں۔ مورخہ 19-08-2013 کو بوقت ایک / دو بجے دوپہر میں اپنے ملازم کاشف ولد واجد علی کے ساتھ شہزاد بٹ "جاپان سنٹر والے" کو سونے کی delivery دینے کے لئے اپنی دکان سے نکلا جو کاشف نے قمیض کی اندرونی جانب بیلٹ میں پچاس piece خالص سونے کے بسکٹ بوزن 5832 تولے جن کی مالیت تقریباً تین کروڑ روپے بنتی ہے، وہ رکھ لئے اور موٹر سائیکل پر ہم دونوں سوار ہو گئے۔ جب یہ آگے گئے ہیں تو وہاں پر کار میں کچھ لوگ آئے ہیں جنہوں نے ان لوگوں کو apprehend کیا اور اس کے بعد پھر انہوں نے وہ سونا بھی ان سے لیا اور ان پر فائرنگ بھی کی جس کے نتیجے میں ملازم کاشف زخمی ہوا اور پھر زخموں

کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گیا اور یہ خود زخمی ہیں۔ بہر حال ان کا موبائل data بھی لیا گیا ہے اور ان کے کاروبار میں جو لوگ involve ہیں، جن کے علم میں یہ تھا کہ اتنی بڑی مالیت کا سونا لے کر محض یہ دو آدمی جن کے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں ہے اور کوئی حفاظت کا انتظام بھی نہیں ہے جو کہ موٹر سائیکل پر جا رہے ہیں تو اس کے متعلق کوئی information ملی ہے۔ اس معاملے کی تفتیش in progress ہے اور انشاء اللہ بہت جلد ملزمان کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں پیش کیا جائے گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس واقعہ کی ایف آر درج ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس واقعہ کا مقدمہ نمبر 13/417 مورخہ 2013-8-19 بجرم 302,365,394 تھانہ گوالمنڈی، لاہور ہے۔

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

تحریک التوائے کار اور تحریک استحقاق بلا باری take up کرنے کی استدعا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ پرسوں لاہور کے اندر ایک بڑا ہی بدترین سانحہ اور واقعہ رونما ہوا جس میں ایک سیاسی پارٹی تحریک انصاف کے قائدین، اسمبلی کے ایم پی ایز اور پارٹی کی لیڈرشپ کو بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا، لاٹھی چارج ہوا اور وہاں پر ایسی حرکت کی گئی جس کی مثال جمہوری تاریخ میں نہیں ملتی۔ آج ہم نے ایک تحریک التوائے کار اس واقعہ کے حوالے سے جمع کرائی ہے اس کو out of turn لیا جائے۔ اسی طرح ایک تحریک استحقاق ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کی ہے جو اس ایوان کی معزز ایم پی اے ہیں۔ ان کو پولیس نے گھسیٹا، ان سے بدسلوکی کی، تشدد کیا، کئی سو فٹ تک گھسیٹتے ہوئے ٹرک میں ڈالا اور گرفتار کر کے لے گئے۔ وہ واویلا

کرتی رہیں اور کہتی رہیں کہ میں ممبر اسمبلی ہوں آپ میرے ساتھ اس طرح کا سلوک کیوں کر رہے ہیں؟ میری آپ سے درخواست ہے کہ ہمیں تحریک استحقاق اور تحریک التوائے کار کو out of turn لینے کی اجازت دیں تاکہ اس پر بحث کا آغاز کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار پر تو بحث نہیں ہو پائے گی آپ اس بات کو جانتے ہیں۔ تحریک استحقاق تو میرے پاس نہیں آئی وہ ابھی process میں ہے وہ ابھی receive ہوئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم نے صبح 11 بجے کی جمع کروائی ہوئی ہے۔ اگر حکومتی بنچوں کی طرف سے کوئی تحریک آئے تو وہ پندرہ منٹ کے اندر تمام process complete ہو کر یہاں serve ہو جاتی ہے اور یہ اتنا اہم مسئلہ ہے جس پر پورے پنجاب کے اندر اور ملک کے اندر دن رات بات ہو رہی ہے اس کے حوالے سے اتنی تاخیر ہو رہی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ routine کے procedure کو suspend کر کے ہماری ان تحاریک پر، جس طرح وزیر قانون نے یقین دہانی کرائی ہے ہمیں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: تحریک استحقاق پر بحث نہیں ہوتی۔ ابھی میرے پاس آفس کی طرف سے اس کا نوٹس نہیں آیا۔ چلیں، محترمہ! آپ تحریک استحقاق پیش کریں۔

لاہور پولیس کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ تحقیر آمیز روّیہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 24۔اگست 2013 بروز ہفتہ پاکستان تحریک انصاف کے قائدین اور کارکنان صوبائی اسمبلی پنجاب کے حلقہ پی پی۔150 کے انتخاب کے نتائج کو تبدیل کرنے پر پُرامن احتجاج کر رہے تھے۔ اس موقع پر لاہور پولیس کی جانب سے بدترین لاٹھی چارج کیا گیا، کارکنان اور لیڈر پرامن تھے صرف احتجاجی نعرے لگا رہے تھے۔ پولیس اہلکاران نے مجھے گھسیٹتے ہوئے گاڑی میں ڈالا اور گرفتار کر کے پولیس سٹیشن لے گئے۔ میرے بار بار بتانے کے باوجود کہ میں ممبر پنجاب اسمبلی ہوں لیکن پولیس نے ایک نہ سنی اور نہایت تحقیر آمیز روّیہ اختیار کرتے ہوئے مجھے زبردستی گرفتار کر لیا۔ پولیس

کے اس ناروا سلوک سے نہ صرف میرا بلکہ پورے اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس پر تو بحث نہیں ہوتی یہ بحث تو تحریک التوائے کار پر ہوتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دو دن قبل جو واقعہ پیش آیا ہے اس کے بارے میں میری آپ کے آفس میں بھی لیڈر آف دی اپوزیشن سے بات ہوئی ہے اور میں نے انہیں وہاں پر بھی یقین دلایا تھا اور on the floor of the House انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک احتجاج کا حق اور آزادیٔ رائے کی بات ہے تو اس ملک میں آج جمہوری دور ہے اور آج سب کو اظہارِ رائے کی آزادی ہے۔ ہم نے تو اظہارِ رائے کی آزادی کے لئے اُس وقت علم بلند کیا جب اظہار رائے کی آزادی باہر سڑک یا کسی چوک پر تو درکنار اس معزز ایوان میں بھی نہیں تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس معزز ایوان میں حکمرانوں کے خلاف بات کرنے کی سزا بھی کوئی لاٹھی چارج یا جیل نہیں تھی بلکہ ٹارچر سیل تھے۔ ہم جماعتی طور پر بھی اس کا دعویٰ رکھتے ہیں اور کرتے ہیں اور میں ذاتی طور پر بھی اس بات کا دعویٰ رکھتا ہوں کہ اظہار رائے کی آزادی کے لئے ہم سے بڑھ کر کسی نے struggle اس ملک میں نہیں کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس اظہارِ رائے کی آزادی کو، اس معزز ایوان کے تقدس کو اور اس معزز ایوان میں بیٹھے ہر ممبر کے اظہارِ رائے کی آزادی کو ہم نے جس طرح سے fight out کیا ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ensure کریں گے اور اس کا ہر طرح سے دفاع بھی کریں گے۔ اُس دن جو واقعہ ہوا ہے جو بھی فرد وہاں پر on duty تھا یہ خالصتاً اُس کا اپنا فیصلہ تھا کہ مال روڈ کو بلاک نہیں ہونے دیا جانا چاہئے کیونکہ یہ قانون کے خلاف ہے لیکن اگر وہاں پر کوئی تجاوز ہوا، وہ جب حکومت کے علم میں آیا اور ہم تک وہ بات پہنچی تو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے فوری طور پر اس کا حکم دیا کہ ان معزز ممبران اسمبلی کو، لیڈر آف اپوزیشن بھی ساتھ تھے ان کو اور جو ہمارے معزز ممبر ہیں، میں یہ دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ تحریک انصاف کے وہ معزز سیاسی رکن کیونکہ ہر سیاسی رکن خواہ اس کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے معزز ہے ان کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ اس کی انہوں نے اپنے طور پر بھی انکوائری آرڈر کی ہے کہ

آیا اس میں کوئی تجاوز ہوا ہے یا نہیں ہوا؟ جس طرح محترمہ نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو میں اس کو endorse کرتا ہوں آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں۔ کمیٹی بیٹھے، اس پورے معاملے کو enquire کرے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومتی سطح پر ہونے والی انکوائری اس ایوان کی کمیٹی کی انکوائری کے تابع ہو گی۔یہاں پر معزز ممبران بیٹھ کر اس کے متعلق جو بھی فیصلہ کریں گے، اگر وہ فیصلہ کریں گے کہ کسی جگہ پر کوئی تجاوز ہوا ہے تو حکومت اُس فیصلے کی پابندی کرے گی۔

جناب سپیکر: میں نے ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ اور محترم لاء منسٹر کی بات سن لی ہے۔ میری اور اس معزز ایوان کے تمام ممبران کی یہی رائے ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے لہذا اس کو کمیٹی نمبر 2 کے سپرد کیا جاتا ہے۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سے متعلقہ جو میری اصل تحریک التوائے کار ہے میں اُس پر بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: میں آپ کو ٹائم دوں گا، ضرور دوں گا اور بہت جلد دوں گا don't worry۔ ابھی تحریک التوائے کار کا وقت شروع ہونے والا ہے اس میں آپ کی تحریک التوائے کار کو ضرور لیا جائے گا۔ جن معزز ممبران کی تحاریک التوائے کار پڑھنے والی رہتی ہیں اب ان کو لیتے ہیں پھر میں بعد میں اِن کا جواب لوں گا۔ میں میاں صاحب کو floor دینے والا ہوں۔ محترمہ کنول نعمان صاحبہ! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 473/13 ہے۔

سرکاری گوداموں سے گندم کے اجراء کا مطالبہ

محترمہ کنول نعمان: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 20۔اگست 2013 کی خبر کے مطابق لاہور پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن (پنجاب) کے چیئرمین حاجی حبیب الرحمٰن لغاری نے کہا ہے کہ غلہ منڈیوں میں گندم کی قیمتوں میں اضافے کے باعث ملوں کے لئے آٹے کی پسائی گھاٹے کا سودا بن گیا ہے۔ گزشتہ روز نیوز کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ غلہ منڈیوں میں گندم کی قیمتوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے اگر صوبائی حکومت نے فوری طور پر

سرکاری گوداموں سے گندم کا اجراء شروع نہ کیا تو کسی بھی وقت صوبے میں آٹے کی قلت پیدا ہو سکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز لاہور اور راولپنڈی میں گندم کے نرخ -/1440 روپے فی من کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے تھے جس کے اعتبار سے مارکیٹ میں آٹے کے 20 کلوگرام کے تھیلے کی قیمت -/820 روپے ہونی چاہئے لیکن ملیں آٹا -/780 سے -/790 روپے فی تھیلا فروخت کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملیں آٹے کی قیمتوں میں اضافے کا مطالبہ نہیں کر رہیں۔حکومت جن نرخوں پر گندم کا اجراء کرے گی اسی اعتبار سے آٹے کی قیمت کا تعین کیا جائے گا کیونکہ فلور ملیں مزید نقصان برداشت کرنے کی قوت نہیں رکھتیں۔انہوں نے کہا کہ رواں سال حکومت نے پچھلے سال کے مقابلے میں 9 لاکھ ٹن اضافی گندم کی خریداری کی ہے اور اس وقت غلہ منڈیوں میں گندم کی قلت ہے چنانچہ حکومت کو فوری طور پر سرکاری گوداموں سے گندم کا اجراء شروع کرنا چاہئے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، آپ کا بہت شکریہ۔لاء منسٹر صاحب! آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج ہی اس کا notice موصول ہوا ہے۔اس کو next session تک pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، pending till next session. اگلی تحریک التوائے کار نمبر 475 محمد عارف عباسی صاحب اور محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پنجاب کے تعلیمی اداروں کی ناقص کارکردگی سے طلباء کے والدین کو پریشانی کا سامنا

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ دنیا مورخہ 20۔اگست 2013 کی خبر کے مطابق لاہور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے نویں جماعت کے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان کر دیا، جس میں کامیابی کا تناسب 39.48 فیصد رہا۔لاہور بورڈ کے زیر اہتمام ہونے والے سالانہ امتحانات میں کل 2 لاکھ 4 ہزار 975 امیدواروں نے حصہ لیا جن میں سے 84 ہزار 868 کامیاب رہے۔پنجاب کے دیگر بورڈوں نے بھی نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔فیصل آباد بورڈ میں کامیابی کا تناسب 40.25 فیصد رہا۔تعلیمی

اداروں کی ناقص کارکردگی سے نہ صرف طلباء کے والدین بلکہ پورے پنجاب کی عوام میں تشویش کا شدید احساس پایا جارہا ہے کہ پنجاب حکومت کی طرف سے اربوں روپے اساتذہ کی تنخواہوں اور مراعات پر خرچ کئے جاتے ہیں لیکن تعلیمی معیار روبہ زوال ہے جو ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت سرکاری سکولوں میں تعلیمی معیار گرایا جارہا ہے تاکہ والدین مجبور ہو کر اپنے بچوں کو پرائیویٹ سکولوں میں داخل کروائیں۔ تجویز ہے کہ ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس اور اساتذہ کو کامیابی کے واضح ٹارگٹ دیئے جائیں اور ٹارگٹ سے کم رزلٹ آنے پر ان کے خلاف کارروائی کی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو next session تک pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، pending till next session. اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار نمبر 476 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کی طرف سے ہے۔

سرکاری کالجوں کے گرتے ہوئے معیار تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے اساتذہ کو واضح ٹارگٹ دینے کا مطالبہ

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ قومی اخبارات کے مطابق پنجاب یونیورسٹی بی اے / بی ایس سی کے سال 2013 کے نتائج کے اعلان کے مطابق کامیابی کا تناسب صرف 37.28 فیصد رہا جو کہ نہایت مایوس کن ہے۔ حکومت تعلیمی شعبے پر اربوں روپے کے سالانہ اخراجات کر رہی ہے لیکن سرکاری کالجوں کی کارکردگی افسوسناک حد تک گر چکی ہے جبکہ پرائیویٹ کالجوں کا رزلٹ گورنمنٹ کے تعلیمی اداروں سے کہیں بہتر ہے۔ عوام الناس اور تعلیم سے منسلک حلقوں نے اعلیٰ حکام سے پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ گرتے ہوئے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور کالجوں کے پرنسپل اور اساتذہ کو کامیابی کے واضح ٹارگٹ دیئے جائیں اور ٹارگٹ سے کم رزلٹ آنے پر ان کے خلاف کارروائی کی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے نمبر475اور476دونوں کو اکٹھا کر لیا جائے۔ رانا صاحب!اب اس کا کیا کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! اس کا بھیnoticeآج ہی موصول ہوا ہے اس کو بھیnext sessionتکpendingفرمادیں۔

جناب سپیکر:جی،.pending till next sessionاب اگلی تحریک محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی طرف سے ہے۔

صوبہ میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے چندہ اکٹھا کرنے والے گروپس کی مانیٹرنگ کرنے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:جناب سپیکر!شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں حالیہ سیلاب نے صوبہ بھر میں تباہی مچادی ہے اور ہر علاقہ پانی میں ڈوب گیا ہے۔ ہزاروں لاکھوں گھر اور اربوں روپے کی فصلات تباہ و برباد ہوگئی ہیں، ہزاروں مویشی مر گئے ہیں۔ سیلاب زدگان کی بحالی کے لئے مالی امداد اکٹھا کرنے کے لئے مختلف سیاسی و غیر سیاسی تنظیموں نے چندہ اکٹھا کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ان تنظیموں کے نمائندوں اور مختلف گروپس نے بھی چندہ اکٹھا کرنے کے لئے صوبہ کے تمام شہروں، چوراہوں اور سڑکوں پر کیمپس لگائے ہیں اور وہ لوگوں سے چندہ اکٹھا کر رہے ہیں لیکن اس چندہ کے بارے میں یہ پتا نہیں کہ وہ سیلاب زدگان تک پہنچ رہا ہے یا نہیں۔اس بارے میں حکومت کو چاہئے کہ وہ ان گروپس کی مانیٹرنگ کرے تاکہ چندہ سیلاب زدگان تک پہنچ سکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر:جی، رانا صاحب!آپ بتائیں اس کا کیا کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! اس کو بھیnext sessionتکpendingفرمادیں۔

جناب سپیکر:.pending till next sessionجی، محترم قائد حزب اختلاف!

لاہور مال روڈ پر تحریک انصاف کے قائدین اور معزز ممبران حزب اختلاف کے احتجاجی کیمپ پر پولیس کا دھاوا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روز نامہ "نوائے وقت" 25۔اگست 2013 کی خبر کے مطابق حالیہ ضمنی الیکشن میں صوبائی دارالحکومت حلقہ پی پی۔150 میں مبینہ دھاندلی کے خلاف تحریک انصاف کی طرف سے گزشتہ روز مال روڈ سے ملحقہ گرین بیلٹ پر لگائے گئے بھوک ہڑتالی کیمپ پر پولیس نے دھاوا بولتے ہوئے کیمپ اکھاڑ کر پھینک دیا۔ لیڈر آف دی اپوزیشن پنجاب اسمبلی میاں محمود الرشید، پنجاب اسمبلی کی ممبر ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ، صوبائی صدر اعجاز چودھری، عندلیب عباس سمیت پی ٹی آئی کے 60 سے زائد کارکنوں اور رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا۔ احتجاجی پروگرام میں وقفہ وقفہ سے لیڈر اور کارکن گرفتار کئے جاتے رہے۔ پولیس نے قائدین اور خواتین کارکنوں پر زبردست لاٹھی چارج کیا۔ پی ٹی آئی کے کارکن حکومت کے خلاف نعرہ بازی کرتے رہے۔ میاں محمد اسلم اقبال ایم پی اے، ڈاکٹر مراد راس، ایم پی اے، محترمہ سعدیہ سہیل رانا ایم پی اے اور محترمہ شُنیلا رُوت ایم پی اے نے ورکروں کی بڑی تعداد کے ساتھ وہاں مطالبہ کیا کہ ہمارے قائدین اور ورکر رہا کئے جائیں۔ صوبائی صدر پی ٹی آئی اعجاز چودھری کا کہنا ہے کہ وہ پُرامن احتجاج کر رہے تھے مگر پولیس نے انہیں زبردستی گھسیٹ کر گاڑی میں ڈال لیا۔ ڈاکٹر نوشین حامد، ایم پی اے سے بدتمیزی کی اور وہاں پر موجود دو درجن سے زیادہ کارکن جو نعرے مار رہے تھے ان کو بھی گرفتار کر لیا۔ پولیس نے ان پر اور ان کے ساتھیوں پر تشدد شروع کر دیا اور ان کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گئے۔ قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید وہاں پر پہنچے اور انہوں نے کہا کہ جمہوری دور میں پُرامن احتجاج سب کا حق ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ اپنی طرف سے پیش کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اپنی طرف سے پیش کر رہا ہوں لیکن اخبار کی لکھی ہوئی پڑھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): ہمارے کارکن رہا کئے جائیں حکومت غنڈہ گردی پر اتر آئی ہے ہم پر امن احتجاج کر رہے تھے کسی نے ٹریفک بلاک نہیں کی مگر حکومت کے کہنے پر ہمارے کارکنوں پر تشدد کیا گیا ہے۔اس خبر سے صوبہ بھر کے عوام میں شدید بے چینی،اضطراب اور اشتعال پایا جاتا ہے لہذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس میں ابھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، 86 rule پڑھ لیں۔پھر اس کے بعد آپ جو کہیں گے اس کے مطابق چلیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نہیں بولیں گے۔آپ کی مہربانی، میری اور ان کی بات ہو رہی ہے۔آپ کا شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے آپ سے عرض کیا ہے کہ routine کے Rules and Procedures ہیں آپ ان کو معطل کر کے اس مسئلہ پر بحث کی اجازت دے دیں۔ یہ اس ایوان کے اندر اکثر ہوتا ہے کہ جب بھی ٹریژری بنچوں کی مرضی ہوتی ہے آپ سارے rules suspend کر کے اس مسئلہ پر بات کر لیتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کے فائدے کی بات کر رہا ہوں۔ ذرا رانا ثناء اللہ صاحب کی بھی بات سن لیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترم قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اسی واقعہ سے متعلق ایک تحریک استحقاق یہ معزز ایوان سپیشل کمیٹی نمبر 2 کے سپرد کر چکا ہے۔اگر قائد حزب اختلاف کا اصرار ہے تو بے شک آپ اس میں کوئی time fix فرما دیں کہ within such and such days میں وہ استحقاق کمیٹی یا سپیشل کمیٹی نمبر 2 اس کی رپورٹ پیش کرے۔اب اس کی رپورٹ آنے سے پہلے اسی واقعے پر adjournment motion یا اس پر بحث نہ صرف rules بلکہ اس معزز ایوان کے استحقاق اور تقدس کے خلاف جاتی ہے کیونکہ معزز ایوان اس پر فیصلہ دے چکا ہے اور اس واقع سے متعلق معاملہ سپیشل کمیٹی نمبر 2 کے پاس چلا گیا ہے اور میں نے بھی اس بات کو concede کیا ہے کہ سپیشل

کمیٹی نمبر 2 اس کے متعلق جو بھی فیصلہ کرے گی اس کی جو رپورٹ ایوان میں آئے گی اس کے اوپر اگر قائد حزب اختلاف بحث کرنا چاہیں تو ان کے لئے کوئی پابندی نہیں۔ وہ اس پر بحث کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس کو ایسے کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ اگر آپ اس سے مطمئن نہیں ہوں گے تو میں آپ کو دوبارہ اجازت دے دوں گا۔ آپ اس کو دوبارہ پڑھ لیں گے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری عرض ہے کہ یہ مسئلہ آج کا ہے جو کہ تین دن سے گرم ہے، کھڑاک ان کی طرف سے ہوا ہے۔ رانا صاحب نے گول مول، میٹھی میٹھی باتیں یہاں پر کی ہیں، آزادی رائے کے اظہار کی بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی میٹھی میٹھی باتیں کریں، میں کب کہتا ہوں کہ نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ حکومت کی طرف سے یا تو معذرت کر لیں، معافی مانگ لیں، پوری قوم سے معافی مانگیں کہ سیاسی کارکنوں پر بدترین تشدد کیا گیا ہے اور اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری طرف سے نہیں ہوا، یہ اس پولیس افسر نے اپنی طرف سے کیا ہے تو پھر اس کو معطل کیا جائے، انکوائری کمیٹی بنائی جائے، اس انکوائری کمیٹی میں اپوزیشن کے نمائندوں کو بھی آپ شامل کریں۔ کسی پولیس افسر کی یہ جرأت نہیں کہ وہ قائد حزب اختلاف، معزز ممبران اور پی ٹی آئی کی لیڈر شپ پر تشدد کرے، لاٹھیاں برسائے، ان سے بدسلوکی کرے، انہیں گھسیٹے، اگر وزیر قانون اُٹھ کر اس پر حکومت کی طرف سے sorry کرتے ہیں تو ہم تیار ہیں لیکن اگر وہ اس بات پر نہیں آتے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ شدید زیادتی ہے اور میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جو Privilege Motion پیش کی ہے وہ اس معزز ممبر کا استحقاق تھا لیکن واقعہ کی جو sanctity ہے وہ اس بات کی متقاضی ہے، یہ واقعہ اتنا اہم ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ تین مہینے ہو گئے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کی جو اہم بات تھی وہ میں نے سُن لی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں
سے کھڑے ہو گئے اور شور مچانے لگے)

جناب سپیکر:.Order please. Order please مجھے سُننے دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیو نٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر :اب مجھے ان کی بات سُننے دیں۔ Let me hear. Order please, Order please. Order in the House.

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے لیڈر آف دی اپوزیشن اور اپوزیشن کے ممبران۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"پولیس گردی نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر:کہنے کی ہمت بھی رکھیں اور سُننے کی بھی ہمت رکھیں۔آپ کی مہربانی۔(شوروغل) مجھے ان کی بات سُننے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

نہیں چلے گی۔ میں کب کہتا ہوں کہ وہ سرکار چلے گی؟ میں نہیں کہتا، لاٹھی، گولی نہیں چل سکتی۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے کہ وہ ہر قیمت پر اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: مجھے ان کی بات تو سُننے دیں۔ شاید آپ کے فائدے کی بات ہو؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر! وہ رپورٹ سے پہلے ہی بات کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ قائد حزب اختلاف کو ٹائم دیں وہ جو بات کرنا چاہتے ہیں کر لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جی، ان کو بولنے دیں۔Let him speak. Carry on.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ہم نہیں مانتے، ظلم کے یہ ضابطے"، "نہیں چلے گی، نہیں چلے گی،
لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

ان کو بولنے دیں، میاں صاحب کو بات کرنے دیں۔ مہربانی کریں، آپ تمام حضرات تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے آپ سے عرض کر دیا کہ حلقہ۔150 میں جو بدترین دھاندلی ہوئی ہے، چالیس پریذائیڈنگ افسران جو nominated نہیں تھے، appointed نہیں تھے، ایک رات پہلے بدل دیئے گئے اور انہوں نے وہاں پر رزلٹ جمع کروایا ہے اور وہ غیر متعلقہ لوگ کون تھے، کیسے یہ سب کچھ ہوا؟ اس پر ہم احتجاج کر رہے تھے اور احتجاج کرنا ہمارا جمہوری حق ہے، اس حق سے ہمیں کوئی دستبردار نہیں کروا سکتا، ہمارا وہ جمہوری حق ہم سے نہیں چھینا جا سکتا۔ وزیر قانون حکومت کی طرف سے آج sorry کر دیں کہ جو کچھ ہوا ہے، وہ غلط ہوا ہے اور جن پولیس افسران نے یہ کیا ہے ان کے خلاف انکوائری کی جائے، ان کو suspend کیا جائے۔ وزیر قانون اور حکومتی بنچ یہ یقین دہانی کرائیں کہ آئندہ انتخابات میں pre-poll rigging سمیت کسی قسم کی دھاندلی کے لئے وہ کچھ نہیں کریں گے۔ یہ ہمیں اس کی یقین دہانی کرائیں تو ہم ان کی بات مان لیں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے، باقی دوست بھی بات کر لیں۔ میں اس کے بعد عرض کروں گا لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پریس گیلری کے صدر بابر ڈوگر صاحب کی طرف سے مجھے یہ message ملا ہے کہ پی ٹی آئی کے ورکروں نے میڈیا کے ممبران کو تشدد کا نشانہ بنایا ہے۔۔۔

MR. SPEAKER: Very sad incident.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وہ بائیکاٹ کر کے چلے گئے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ایک کمیٹی جو اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کے ممبران پر مشتمل ہو ان کو بھیجا جائے تاکہ میڈیا اس ایوان کی coverage کے لئے واپس آئے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! یہ ذمہ داری آپ کو قبول کرنا پڑے گی۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! پی ٹی آئی کے ممبران کو بھیجیں۔

جناب سپیکر: ان کو بھی بھیجوں گا اور آپ بھی جائیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! آپ پی ٹی آئی کے ممبران کو بھیجیں تاکہ اس کا کوئی اثر ہو، وہ میڈیا کے پاس جا کر ان سے معذرت کریں۔

جناب سپیکر: ان کو بھی بھیجتے ہیں۔ اپوزیشن سے میاں محمد اسلم اقبال صاحب چلے جائیں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اصل مسئلہ سے توجہ ہٹانے کے لئے یہ سب کیا گیا ہے۔ حکومت کا mindset ہے کہ کوئی بات نہ ہو، دو تہائی اکثریت کے باوجود انہیں سکون اور چین نہیں آتا، یہ ہماری جمہوری آواز دبانے کے لئے کوشاں ہیں اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی اس کے اوپر ایوان کے اندر بات ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، میں نے گورنمنٹ کو بھی کہا ہے اور اپوزیشن کو بھی کہہ رہا ہوں کہ آپ میں سے بھی دو حضرات جائیں، دو حضرات گورنمنٹ سے جائیں اور میڈیا کو منا کر لائیں۔ آپ کی مہربانی۔ ہم آپ کی بات سُنیں گے اور سن رہے ہیں۔ اپوزیشن سے ڈاکٹر سید وسیم اختر اور ڈاکٹر مراد راس جائیں اور حکومتی بنچوں سے چودھری محمد شفیق اور چودھری عبدالرزاق ڈھلوں جائیں اور میڈیا کو منا کر لائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں، پہلے میری بات سُن لیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ بھی جائیں گے۔ جدھر میں نے آپ کو بھیجا ہے آپ ادھر جائیں۔ یہ آپ کی طرف سے نہیں ہے۔ آپ کی مہربانی۔ I'll be grateful. آپ ان کو منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری چودھری محمد شفیق،
چودھری عبدالرزاق ڈھلوں، ڈاکٹر سید وسیم اختر اور ڈاکٹر مراد راس میڈیا
کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

آپ میں سے جو بولنا چاہے، بات کر لے، مجھے اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اس پر عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا آپ کا نام اس میں ہے؟۔۔۔ جی، آپ کا نام اس میں نہیں ہے۔ میاں محمد اسلم اقبال کا نام ہے، ڈاکٹر مراد راس کا نام ہے اور ایک محترمہ کا نام ہے میرے خیال میں وہ بات کر چکی ہیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال! (شور وغل)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! House in order کروا دیں، آپ کی مہربانی ہے۔

MR SPEAKER: Order please. Order please.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ دو روز پہلے جو ایک واقعہ پیش آیا جس میں پاکستان تحریک انصاف کی قیادت اور ممبران اسمبلی کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: ہم نے اس کا نوٹس لے لیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ سپیکر بنیں، حکومت نہ بنیں۔ اس حوالے سے ہم نے تحریک استحقاق جمع کروائی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تحریک استحقاق آئی ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے کمیٹی نمبر 2 کے سپرد ہو گئی ہے، جو ایوان کی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ اس کا جو بھی نتیجہ آئے گا وہ آپ کے سامنے ہو گا۔ اس میں کسی کو رعایت نہیں ہو گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک آپ یہ بھی Ruling فرما دیں کہ کیا during session کسی ممبر اسمبلی کو گرفتار کیا جا سکتا ہے؟ یہ میری استدعا ہے کہ آپ اس پر Ruling فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس کا نوٹس ہم نے لے لیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ مجھے یہ عرض کر لینے دیں، آپ مجھے بولنے کا موقع تو دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس وقت ملک میں جمہوریت ہے، one man one vote ہے، یہ ایوان بھی ڈکٹیٹر نہیں ہے، کوئی اور بندہ بھی ڈکٹیٹر نہیں ہے اگر اسی طرح کے روّیے رکھنے ہیں تو پھر ہم بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کا استحقاق اپنی جگہ پر موجود ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ جب بھی حکم کرتے ہیں ہم آپ کی بات مانتے ہیں آپ ممبران اسمبلی کو Question Hour کے دوران ان کے جواب دیتے ہیں لیکن ہم چپ کر کے سنتے ہیں حالانکہ سوالوں کے جواب وزراء صاحبان نے دینے ہوتے ہیں، آپ ان کی جگہ پر جواب دے رہے ہوتے ہیں ہم وہ بھی سن رہے ہوتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے، ہمارے سپیکر صاحب کا حکم ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں حکم نہیں دیتا، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ حکم کرتے ہیں کہ آپ نے دس منٹ بولنا ہے اس سے زیادہ نہیں بولنا، آپ کہتے ہیں کہ بیٹھ جائیں ہم بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ بات ٹھیک ہے ہم آپ کی عزت واحترام کرتے ہیں، یہاں پر اس ایوان کے اندر آج رانا صاحب اُدھر بیٹھے ہوئے ہیں کبھی وہ اِدھر بیٹھا کرتے تھے، ایسے بہت سے ممبران اسمبلی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں جو میری نظروں میں ہیں پہلے اُدھر بیٹھے ہوتے تھے۔ کچھ ساتھی ایسے بھی ہیں جو کبھی ادھر بیٹھتے تھے کبھی ادھر بیٹھتے تھے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ان کے احتجاج کا طریقہ اس اسمبلی کی دیواروں نے بھی دیکھا ہوا ہے۔ ہم کتنے پُرامن طریقے سے، تہذیب کے دائرے میں رہ کر یہاں اپنا احتجاج کرتے ہیں، وہی کرتے ہیں جو ایوان کے Rules and Procedure اجازت دیتے ہیں۔ ہمیں بھی یہ پیپر پھاڑنے آتے ہیں، ہمیں بھی مائیک توڑنے آتے ہیں، ہمیں بھی یہ آتا ہے کہ ہم یہاں پر آ کر بیٹھ جائیں، ہمیں بھی دھرنا دینا آتا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ خاموش رہیں وہ میرے ساتھ بات کر رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: ہم کسی قسم کی ایسی کوئی حرکت نہیں کرتے کہ عوام کو کوئی ایسا message جائے کہ جن معزز ممبران کو ہم نے mandate دے کر اپنی مشکلات حل کرنے کے لئے اسمبلی میں بھیجا ہے وہ وہاں پر جا کر اس سے تجاوز کر رہے ہیں۔ اس دن یعنی پرسوں ہفتے والے دن جو ممبران اسمبلی کے ساتھ سلوک کیا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ وہ بڑا شرمناک تھا۔ پولیس نے جو روّیہ اختیار کیا وہ انتہائی شرمناک تھا، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ممبر اسمبلی چاہے وہ Treasury Benches سے ہو یا اپوزیشن سے تعلق رکھتا ہو۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: وہ عوام کے ووٹ لے کر اس اسمبلی میں آتا ہے۔

جناب سپیکر: بے شک۔

میاں محمد اسلم اقبال: عوام کے ووٹ لے کر آتا ہے، اپنی تذلیل کروانے کے لئے نہیں آتا۔

جناب سپیکر: ٹھیک بات ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: دنیا میں سب سے زیادہ مشکل کام پاکستان کے اندر سیاست کرنا اور الیکشن لڑنا ہے۔ کتنی مشکلات میں رہ کر ہم الیکشن لڑ کر آتے ہیں، ہم عوام کے سٹاف آفیسر بنے ہوتے ہیں، ان کے فون سنتے ہیں، ان کے کام کرتے ہیں۔ ہم سارا دن، ساری ساری رات عوام کے لئے بیٹھ کر ان کی

خدمت کے لئے سوچتے ہیں اور end of the day جنہوں نے ہمارے نیچے رہ کر کام کرنا ہے اگر انہوں نے ہی ہمارے کالر پکڑنے ہیں تو آج پنجاب کی عوام اس ایوان اور حکومت سے آپ کی وساطت سے یہ سوال کرتی ہے کہ کیا ہم اس روّیے کے مستحق ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: کیا ایک کانسٹیبل ایک elected Member کو کالر سے پکڑے، ایک عزت دار خاتون کو پکڑے اور اس کے سر سے دوپٹہ اتارے؟۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: اور اس کو گھسیٹتے ہوئے گاڑی میں ڈالے، کیا آپ کا اسلام یہ کہتا ہے، کیا آپ کا کلچر یہ کہتا ہے، کیا اس صوبے کا وزیراعلیٰ یہ کہتا ہے کہ سر پر رکھے ہوئے دوپٹے کو اتارا جائے اور عورتوں کی تذلیل کی جائے؟

جناب سپیکر: نہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم آپ سے توقع کرتے ہیں بلکہ ہم آپ سے انصاف کی توقع کرتے ہیں اگر آپ نہیں کریں گے تو کوئی بات نہیں، ہم سمجھیں گے کہ ہمارے ساتھ انصاف نہیں ہوا۔ باہر جس طرح سے ہمارے ساتھ اور ہمارے ووٹرز، سپورٹرز کے ساتھ سلوک کیا گیا، میڈیا کی photos سے آپ کو پتا چلے گا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جب آپ کو موقع مل رہا ہے تو وہ سب آپ دکھائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ پوری دنیا نے دیکھا ہے۔ وہ میں آپ کو کیا دکھاؤں؟ اور اگر آپ نے نہیں دیکھا تو میں معذرت چاہتا ہوں کیونکہ وہ تو پوری دنیا نے دیکھا ہے کہ پاکستان کے اندر پارلیمنٹیرین کے ساتھ پولیس کیا کرتی ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! اس حکومت نے ہمیشہ پولیس کے زور پر وفاداریاں تبدیل کروائی ہیں، یہاں پر جب بھی ان لوگوں کو حکومت ملی ہے تو انہوں نے پولیس کے ذریعے الیکشن کو، الیکشن کے rules کو، ضمنی الیکشن کو اور جنرل الیکشن کو ہمیشہ bulldoze کیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے اور میں یہ بات بڑے وثوق کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ الیکشن سے ایک روز پہلے poling scheme کے اندر forty one Poling

Officers کی ڈیوٹی change کی گئی۔انتظامیہ نے ای ڈی او(ایجوکیشن)لاہور کے علاوہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن لاہور، اس ایوان کے ایک معزز وزیر اس علاقے کے متعلقہ ایم این اے، اس علاقے کے candidate نے اے جی آفس کے ساتھ دفتر میں بیٹھ کر ای ڈی او(ایجوکیشن) کے ذریعے ان اکتالیس پریذائیڈنگ افسران کو یہ کہا کہ اگر تم نے حکومت کے مطابق رزلٹ نہ دیا تو تمہارا تبادلہ لاہور سے باہر کر دیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

اس پولنگ سکیم کے اندر جن کے نام تھے انہوں نے عدالت میں جاکر Returning Officer کے پاس رزلٹ جمع نہیں کروائے۔رزلٹ ان لوگوں نے جمع کروائے جن کے نام لسٹ میں شامل نہیں تھے اور پریذائیڈنگ آفیسر نے ہمارے پولنگ ایجنٹوں کو جو رزلٹ دیا وہ اور ہے، جو عدالت میں جمع کروایا وہ رزلٹ اور ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

میں نہ تو اپوزیشن کا وہ ممبر ہوں کہ فضول میں اپوزیشن کی حمایت کروں، مجھے ایسا کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی میں زندگی میں ایسا کروں گا۔ میں وہ بات کروں گا جو حقائق پر مبنی ہوگی اور ٹھیک ہوگی۔اس کے علاوہ میں اس معزز ایوان میں کھڑا ہو کر کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کروں گا جس سے میری فیملی کا وقار خراب ہو، میں کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کروں گا۔گزارش یہ ہے کہ ان Presiding Officers کے ذریعے لاہور کی صرف ایک سیٹ پر معذرت کے ساتھ لفظ بولنے لگا ہوں "اس ایک سیٹ کے لئے اپنا[****] کر لیا ہے۔"لاہور کی صرف ایک سیٹ کی خاطر اس طرح کی بدترین دھاندلی، یہ بھی کبھی ہوا ہے؟۔۔۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار احتجاجاً اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز!ان کو بولنے دیں، میں نے ان کو اجازت دی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اپنی بات کر لوں اس کے بعد یہ جو مرضی کہیں۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار احتجاجاً اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے
اور مطالبہ کیا کہ میاں محمد اسلم اقبال اپنے الفاظ واپس لیں)

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 712 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ---

جناب سپیکر: غیر شائستہ الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ نے مجھے بات نہیں کرنے دینی---

میاں طاہر: یہ دو سیٹیں ہارنے کے بعد حواس باختہ ہو چکے ہیں یہ اپنے الفاظ واپس لیں اور ایوان سے معافی مانگیں۔

جناب سپیکر: باہر جو مرضی کریں لیکن یہاں شائستہ language استعمال کی جائے۔ آرڈر پلیز۔ بڑی مہربانی۔ ایسے نہ کریں۔ آپ کی مہربانی، بہت شکریہ

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شور مچائے شور کے نعرے)

جناب محمد وحید گل: [**********]

MR SPEAKER: Order please. Order please. Let him talk.

میاں طاہر: [**********]

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو واپس تھو تھو" کے نعرے)

جناب سپیکر: ان کو بولنے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! House in order کرائیں اور انہیں بتائیں کہ سچ سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔

جناب سپیکر: مجھے بات سننے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں نے وہ بات حذف کر دی ہوئی ہے۔ آپ کی مہربانی۔ غیر شائستہ الفاظ آپ کہیں گے تو وہ بھی حذف ہوں گے اور ادھر سے ہوئے تو وہ بھی حذف ہوں گے۔ ان کو بات کرنے دیں۔ بڑی مہربانی۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ دونوں طرف سے جو غیر پارلیمانی الفاظ ہوں گے وہ کارروائی کا حصہ نہیں بنیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ اب آپ بولیں۔ آرڈر پلیز۔ Order in the House.

جناب محمد وحید گل: [**********]

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: محترم آپ تشریف رکھیں۔آپ کی بڑی مہربانی۔اچھی بات نہیں۔
No, No. Order please, Order. Order in the House. Order please, Order please.

کوئی غیر شائستہ لفظ استعمال کرے تو وہ کارروائی کا حصہ نہ بنے۔ محترمہ تشریف رکھیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے پولیس گردی نہیں چلے گی کے نعرے)

محترمہ!ان کو بات کرنے دیں۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر!غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی،حذف ہو گئے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے غنڈہ گردی نہیں چلے گی کے نعرے)

جناب امجد علی جاوید: گولڈسمتھ کا راج نہیں چلے گا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے ضابطے کو ہم نہیں مانتے لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی" کے نعرے)

جناب سپیکر:اب ان کو بات کرنے دیں۔ان کو بات کرنے دیں۔ محترمہ!مجھے پتا ہے ابھی آپ نے بھی بات کرنی ہے۔Order please, Order please. Order in the House.پلیز ان کو بات کرنے دیں۔آپ تشریف رکھیں۔

جناب امجد علی جاوید:وہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔ وہ حذف ہو گئے ہیں۔آپ ان کو چھوڑیں وہ بات ہو گئی ہے۔آپ اس بات کو چھوڑ دیں آپ کی مہربانی۔ میاں محمد اسلم اقبال صاحب!اپنی بات جاری رکھیں۔

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!ان کو بٹھائیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کے نعرے)

جناب سپیکر:بس اب ان کو بات کرنے دیں۔اپنے ساتھی کو بات کرنے دیں۔ نہیں سننا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے۔

جناب محمد وحید گل:اگر میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا بات کرنے کا موڈ ہے تو بات کریں۔

جناب سپیکر:آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد عارف خان سندھیلا: یہ جمہوری ہونے کی تاریخ بتادیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گولی لاٹھی کی سرکار نہیں چلے گی" کے نعرے)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "گولڈ سمتھ کا نظام نہیں چلے گا" کے نعرے)

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں۔پلیز تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی، بڑی مہربانی، آپ کا بہت شکریہ۔

جناب امجد علی جاوید: وہ الفاظ کارروائی سے حذف کرائیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں میں نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے ہیں۔آپ مہربانی کریں۔ بہت شکریہ۔آپ تشریف رکھیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House. Order in the House. Order in the House.

(معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کے نعرے)

نہیں۔ مجھے ان کی بات سننے دیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے چور مچائے شور کے نعرے)

بات سنیں! جب اس کا ٹائم ختم ہو جائے گا تو پھر میں آپ کی بات نہیں سن پاؤں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: مجھے بھی بات کرنے دیں۔ وہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

محترم آپ تشریف رکھیں۔آپ کو کسی بات کا نہیں پتا، آپ بیٹھیں۔ وہ کارروائی کا حصہ نہیں ہیں۔آپ چھوڑیں۔ مہربانی، آپ کی بڑی مہربانی، محترم ان کو بات کرنے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے جو بات کر رہا تھا کہ سچ سننے کی۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ یہ صاحبان میڈیا کے ساتھیوں کو منانے گئے تھے پہلے ان کی بات سن لیں۔ جی، چودھری صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! آپ کے حکم پر میں، ڈاکٹر سید وسیم اختر، چودھری عبدالرزاق اور ڈاکٹر مراد راس ہم چاروں افراد وہاں گئے لیکن وہاں کے حالات

دیکھ کر انتہائی دُکھ اور افسوس ہو رہا ہے۔ ہمارے صحافی برادران جو کہ جمہوری عمل کا حصہ ہیں، جنہوں نے جمہوریت کو بحال کرنے میں ایک اہم roleادا کیا اور جو پچھلے تین دنوں سے پی ٹی آئی کے جمہوری احتجاج کو پورے پاکستان میں دکھا رہے ہیں ان پر تشدد کیا گیا۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہہ رہا ہوں کہ ان صحافی بھائیوں پر شدید تشدد کیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیم شیم" کی آوازیں)

اس تشدد کے نتیجے میں تین صحافی شدید زخمی ہوئے اور انہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ ان کے کیمرے توڑ دیئے گئے، ان کا سارا سامان توڑ کر سڑک پر پھینک دیا گیا اور ان کے Identity Cards چھین لئے گئے۔ میں ڈاکٹر مراد راس کے حوالے سے عرض کروں گا کہ انہوں نے وہاں پر ایک positive roleادا کیا ہے۔ انہوں نے بھی اپنے ورکروں سے درخواست کی کہ آپ مہربانی کر کے ہماری بات تو سُنیں لیکن انہوں نے ہماری بات نہیں سُنی۔ صحافی برادران یہاں باہر اسمبلی کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ موقع پر جا کر حالات دیکھیں۔ تمام صحافی بھائیوں نے ہماری بات بڑی بردباری اور تحمل سے سُنی ہے۔ اُن کا صرف یہ مطالبہ ہے کہ جن لوگوں نے ہم پر تشدد کیا ہے اور جنہوں نے ہمارا نقصان کیا ہے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اس سے بڑھ کر انہوں نے مزید کوئی بات نہیں کی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں سے ہم اپنی عزت بچا کر پیچھے بھاگے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ نے چودھری شفیق صاحب کی بات سُنی ہے اب میری بات بھی سُن لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): ڈاکٹر صاحب! پہلے میری بات مکمل ہونے دیں پھر آپ بات کر لیجئے گا۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ آپ نے بڑا positive roleادا کیا ہے۔ آپ نے اپنے ورکروں سے درخواست کی ہے اور ہر طریقے سے ان کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ جب صحافی برادران دوبارہ وہاں گئے تو ان کے ورکروں نے دوبارہ ان پر حملہ کر دیا۔۔۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم، شیم کی آوازیں)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! تشدد کرنے والے لوگ سول کپڑوں میں تھے اور وہ ہمارے ورکروں نہیں ہیں۔

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

مجھے ان کی بات سُننے دیں پھر آپ بھی بات کر لیجئے گا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): ہم یہ نہیں کہتے کہ اس میں ہمارے قائد حزب اختلاف یا جو معزز ممبران یہاں پر تشریف فرما ہیں ان کا کوئی role ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے جو دوست و احباب باہر آئے اور صبح سے احتجاج کر رہے ہیں انہوں نے صحافیوں پر تشدد کیا ہے۔احتجاج کرنا ان کا جمہوری حق ہے۔ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب اور خصوصی طور پر وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب نے کہا ہے کہ احتجاج کرنا حزب اختلاف کا جمہوری حق ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چودھری شفیق صاحب کی سربراہی میں آپ نے تین معزز ممبران کو صحافی بھائیوں سے بات کرنے کے لئے بھیجا تھا اور جس قسم کی صورتحال ابھی چودھری صاحب نے ایوان میں آکر بتائی ہے اس کے پیش نظر میں یہ گزارش کروں گا کہ اجلاس کچھ وقت کے لئے adjourn کر دیا جائے۔ہمیں اپنے صحافی بھائیوں کے ساتھ مل کر بات کرنی چاہئے اور ان کا بائیکاٹ ختم کرانے کے بعد دوبارہ اجلاس کی کارروائی شروع کی جائے۔

جناب سپیکر: صحافی حضرات کا بائیکاٹ ہمارے لئے اچھا نہیں۔مراد راس صاحب! آپ بات کر لیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! باہر جو کچھ ہوا وہ بڑا ہی غلط کام ہے لیکن ابھی تک یہ prove نہیں ہو سکا کہ وہ ہماری پارٹی کے ورکر تھے یا پھر کوئی اور لوگ inject کئے گئے ہیں؟ جنہوں نے یہ حرکت کی ہے وہ لوگ سول کپڑوں میں ملبوس تھے اور اس وقت وہ مل ہی نہیں رہے۔

جناب سپیکر: اگر وہ لوگ آپ کی پارٹی کے ہوئے تو پھر؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میری بات تو سُن لیں۔جنہوں نے یہ حرکت کی ہے اس وقت وہ لوگ مل ہی نہیں رہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ صحافی بھائیوں کے زخموں پر نمک نہ چھڑکیں۔ان کو ذمہ داری قبول کرنی چاہئے۔ان کا یہ کہنا صحافی بھائیوں کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔یہ حالات کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ہم صحافی بھائیوں کے ساتھ ہیں۔جن لوگوں نے یہ سب کچھ کیا وہ پکڑے گئے ہیں اور نہ ہی اس وقت سامنے ہیں۔وہ آکر اور انتشار پھیلا کر چلے گئے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں درخواست کروں گا کہ ایوان کو adjourn کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اجلاس آدھ گھنٹہ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد ہم دوبارہ پھر ملیں گے۔

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 25 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! کیا آپ کی بات صحافی بھائیوں سے نہیں ہوئی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! ہماری بات صحافی بھائیوں سے ہوئی ہے۔ پریس گیلری کے عہدیداران اور پریس کلب کے صدر صاحب بھی وہاں تشریف رکھتے تھے لیکن وہ آج ایوان کی کارروائی کی coverage کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے اور ان کا یہ مطالبہ ہے کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ ان کے ایک صحافی رکن کافی زخمی ہیں اور وہ اس وقت ہسپتال میں ہیں۔ اندیشہ ہے کہ ان کی آنکھ پر گہری چوٹ ہے کہ وہ ضائع نہ ہو جائے اس لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس صورتحال میں اجلاس کی کارروائی کو cover کرنے اور واپس آنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ اس میں میری یہ گزارش ہے کہ جب ہم نے اپنے صحافی بھائیوں سے اظہار یکجہتی کے طور پر آج کا اجلاس adjourn کیا تھا۔ اب جب وہ واپس نہیں آ رہے تو ہمیں اسی جذبے کو برقرار رکھتے ہوئے اجلاس کل صبح 10:00 بجے تک ملتوی کر دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، اپوزیشن کی طرف سے کوئی صاحب؟۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چونکہ ہمارے میڈیا کے صاحبان coverage کے لئے نہیں آ رہے ہیں اور لاء منسٹر صاحب نے بھی اپنی طرف سے کوشش کی ہے لیکن ان کے بغیر ایوان کا چلانا میں مناسب نہیں سمجھتا لہذا اب اجلاس کل مورخہ 27۔اگست 2013 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔